رسائل ومسائل

انگلستان میں حصولِ مکان کا مسئلہ

مولانا عبد المالک صاحب ۔ منصورہ

سوال: یہاں انگلستان میں تقریباً دس لاکھ مسلمان مع اہل وعیال مستقل طور پر آباد ہیں ۔ رہائش کے لیے وہ یا تو خود مکان خریدتے ہیں یا کرایے کے مکانوں میں رہتے ہیں ۔ مگر دونوں صورتوں میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں ۔

جو حضرات خود مکان خریدتے ہیں وہ لازماً بنک یا بلڈنگ سوسائیٹیوں سے مکان رہن (MORTGAGE) کے طور پر لیتے ہیں ۔ اور ماہوار مقررہ حساب سے پندرہ ، بیس یا پچیس سال میں یہ قرضے مع سود ادا کرتے ہیں ۔ اس طرح انہیں مکان کی ملکیت بھی حاصل ہوتی ہے اور خود اپنے مکان میں رہنے کی آسانیاں بھی میسر ہوتی ہیں ۔ یہ واضح رہے کہ بنک یا بلڈنگ سوسائیٹیوں سے قرضے لیے بغیر پوری قیمت نقد چکا کر مکان خریدنا عام طور پر ممکن نہیں ہوتا ۔ مگر ایسی صورت میں یہ حضرات سود دینے کی بہت بڑی شرعی حرمت کو فراموش کر دیتے ہیں ۔

دوسری طرف جو حضرات کرایے کے مکانوں میں رہتے ہیں انہیں ماہوار کرایے میں جو رقم ادا کرنی پڑتی ہے وہ عموماً اُس رقم سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جو مکان خریدنے کی صورت میں بنک یا بلڈنگ سوسائٹی کو ماہوار بطور قسط ادا کرنی پڑتی ہے ۔ اس طرح یہ پہلے گروہ کی بہ نسبت مادی طور پر بہت ہی بڑے خسارے میں ہوتے ہیں ۔ مزید برآں بسا اوقات کرایے کے مکان مقامی کونسل کے بڑے

بڑے فلاٹوں (؟) میں ہوتے ہیں جس کی بنا پر عورتوں کے لیے پردے کی پابندی میں بڑی دشواریاں ہوتی ہیں۔ اور یہ صورتِ حال اور بھی بہت سی شرعی و اخلاقی قباحتوں کی موجب بنتی ہے۔ پھر فلاٹوں میں چونکہ حالت یہ ہوتی ہے کہ بہت سے انگریز اور دوسرے غیر مسلموں کے اندر اکا دکا مسلمان ہوتے ہیں اس لیے فلاٹوں کے خاص مشکلات اور پابندیوں کی وجہ سے رات کے وقت آزادانہ نقل و حرکت اور عشاء و فجر کی جماعت کے لیے مسجد آنے جانے میں دشواریاں لاحق ہوتی ہیں۔

مذکورہ بالا صورتِ حال کی روشنی میں براہ کرم یہ بتائیے کہ منشائے شریعت کے مطابق یہاں کے مسلمان اپنی رہائش کے لیے کون سی صورت اختیار کریں۔

جواب:- "دارالحرب" یا "دارالکفر" میں مسلمان شرعاً کافر کو سود نہیں دے سکتا اور اس پر محقق علماء کا اتفاق ہے، البتہ حربی کافر سے دارالحرب میں سود لینے کی اجازت بعض علماء نے اس توجیہہ کے ساتھ دی ہے کہ حربی کافر کا مال "دارالحرب میں اس کی رضامندی سے لینا جائز ہے نہ کہ اس بنا پر کہ سود لینا جائز ہے، اس لیے مکان بنانے کی خاطر سود پر رقم لینے کی شرعاً اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کرایہ پر مکان لے کر رہنے میں جو مشکلات آپ نے بیان کی ہیں وہ اپنی جگہ ہیں، لیکن جن مسلمانوں نے دارالحرب میں رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے انہیں اس طرح کی مشکلات سے خلاصی کی تدابیر نکالنے کا فرض بھی ادا کرنا ہوگا، مسلمان باہمی مشورے سے ایسی صورتیں نکال سکتے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے وہ مشکلات پیش نہ آئیں، جن کا آپ نے تذکرہ کیا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ مسلمان ایسی کوآپریٹو سوسائٹیاں تشکیل دیں جو اپنے مسلمان بھائیوں کو مکان بنانے کے لیے غیر سودی قرضے جاری کریں۔ اس سلسلہ میں یوکے اسلامک مشن نے ایک لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنا چاہیے، اور انگلستان کے مسلمانوں کو اس میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیے۔

مذکورہ سکیم کی تفصیلات آپ یوکے اسلامک مشن کے مرکزی دفتر واقع لندن سے حاصل کر سکتے ہیں۔